جلد ۲۹ | ۹ شہادت ۱۳۲۰ ہش | ۱۱ ربیع الاول ۱۳۶۰ ہجری | ۹ اپریل ۱۹۴۱ء | نمبر ۷۹

قادیان میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شاندار جلسہ

قادیان ۷ ؍ شہادت ۱۳۲۰ ہش۔ کل نو بجے صبح مسجد اقصےٰ میں لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر اہتمام بصدارت جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلسہ منعقد ہوا۔

صاحب صدر کی افتتاحی تقریر

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد صاحب صدر نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے فرمایا آج کا دن جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاکیزہ خصائل اور آپ کے اوصاف حمیدہ کو بیان کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ نہایت مبارک ہے۔ اور ہمیں خدا کا شکر بجا لانا چاہیئے۔ کہ ہمارے امام حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آج سے چودہ سال پیشتر سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کی بنیاد رکھ کر بین الاقوامی منافرت کو دور کرنے کا کامیاب راستہ تجویز کیا۔ حضور کا مقصد ان جلسوں کے قیام سے یہ تھا۔ کہ غیر مسلموں کے دلوں میں بوجہ ناواقفیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو نادرست خیالات مرکوز ہو چکے ہیں۔ وہ دور ہو جائیں اور مسلمان بھی اپنے ہادی و راہنما کی تعلیم سے آگاہ ہو کر اسلامی احکام پر زیادہ عمدگی سے عمل پیرا ہوں۔ چنانچہ یہ دونوں مقصد خدا تعالےٰ کے فضل سے ان جلسوں سے حاصل ہو رہے ہیں۔ پس یہ دن بہت ہی مبارک ہے۔ اور ہمیں اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے اسی ضمن میں آپ نے یہ بھی تلقین فرمائی۔ کہ اس موقعہ پر کثرت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا جائے۔

جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال کی تقریر

اس کے بعد جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات اور اخلاق پر تقریر فرمائی۔ آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم دربارہ مساوات۔ توحید اور تبلیغ وغیرہ پر روشنی ڈالتے ہوئے احباب کو توجہ دلائی۔ کہ وہ بھی حضور کے ارشاد کے مطابق تبلیغ اسلام کے ذریعہ تمام دنیا کو اپنا بھائی بنانے کی کوشش کریں۔ اور اس طرح دنیا میں امن اور صلح قائم کریں۔

سید ارشد علی صاحب لکھنوی کی تقریر

بعد ازاں جناب سید ارشد علی صاحب لکھنوی نے تقریر کی۔ آپ نے فرمایا ہندوستان کو تمام ممالک پر اس لحاظ سے یہ فوقیت حاصل ہے کہ وہ مختلف مذاہب کے نبیوں رسولوں اور رشیوں کا تخت گاہ ہے۔ مگر اس فضیلت کے باوجود ہندوستان ہمیشہ لڑائیوں اور جھگڑوں کا آماجگاہ بنا رہتا ہے جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ تمام مذاہب کے پیرو یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ ہمارے سوا باقی سب مذاہب جھوٹے ہیں۔ اس خیال کی وجہ سے اہل مذاہب ایک دوسرے سے نفرت و حقارت رکھتے ہیں۔ اور یہی حقارت جنگ و جدال کا موجب بن جاتی ہے۔ آپ نے بتایا۔ کہ اس منافرت کا علاج جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتایا۔ کہ ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر یعنی یہ ہے کہ اس بات کا اعتقاد رکھا جائے ہر قوم اور ملک میں خدا کے برگزیدہ نبی آئے ہیں۔ جب ہر مذہب کے پیرو یہ اعتقاد رکھیں گے تو وہ دوسروں سے وہ نہ صرف نفرت نہیں رکھیں گے۔ بلکہ اُن کے بانی کی عزت کرتے ہوئے ایک دوسرے سے محبت کے ساتھ رہنے پر مجبور ہوں گے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی تقریر

سید ارشد علی صاحب کے بعد حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے تقریر فرمائی جس میں آپ نے پہلے درود شریف کی برکات کا ذکر کیا اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کو بیان کرتے ہوئے اُس سلوک کا ذکر کیا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم غیر مسلموں کے ساتھ کیا کرتے تھے۔

مولوی ابو العطاء صاحب کی تقریر

مفتی صاحب کے بعد مولوی ابو العطاء صاحب نے جنگوں کے دوران میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ خصائل کے موضوع پر تقریر کی جس میں جنگ بدر۔ احد۔ احزاب۔ حدیبیہ۔ حنین اور فتح مکہ کے واقعات کا ذکر کر کے بتایا کہ حضور علیہ السلام کی زندگی کا ہر لمحہ حضور کے اسم مبارک کی طرح لائق حمد اور قابل ستائش ہے۔

ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب کی تقریر

پھر ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب آف موگا نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریر کرتے ہوئے تعلیم۔ صنعت و حرفت اور تبلیغ اسلام وغیرہ کے بارہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام کا ذکر کیا۔ جن سے دنیا ترقی کی منازل طے کر سکتی ہے۔

سردار دھرم انت سنگھ صاحب کی تقریر

اس کے بعد جناب سردار دھرم انت سنگھ صاحب پرنسپل خالصہ پرچارک ودیالہ ترن تارن نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ کے متعلق دلچسپ تقریر کی۔ آپ نے فرمایا۔ میں ہر مذہب کی الہامی کتاب کا اسی رنگ میں مطالعہ کرنے کا عادی ہوں۔ کہ جس رنگ میں خود اس مذہب کا پیرو اپنی الہامی کتاب کو پڑھتا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں اس کے بعد کبھی کوئی شخص دوسرے مذہب کو پورے طور پر سمجھ نہیں سکتا۔ میں نے سات آٹھ دفعہ قرآن کریم کو پڑھا ہے اور چونکہ میں عربی نہیں جانتا۔ اس لئے میں ایک ترجمہ پر اکتفا نہیں کرتا۔ بلکہ میرے میز پر ہر وقت آٹھ تراجم پڑے رہتے ہیں۔ اور میں تمام تراجم کو دیکھ کر صحیح نتیجہ پر پہنچنے کی کوشش کیا کرتا ہوں۔

میرا مطلب اس سے یہ ہے۔ کہ میں اسلام کی تعلیم کو اسی نظر سے دیکھتا ہوں جس نظر سے اس کے ماننے والے دیکھتے ہیں۔ میں حضرت محمد صاحب (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام اسی طرح عزت اور ادب سے لینا ضروری خیال کرتا ہوں۔ جس طرح آپ لوگ لیتے ہیں۔ میں نے حضرت محمد صاحب کی سوانح عمری کا مطالعہ کیا ہے۔ اور میں نے دیکھا ہے۔ کہ آپ کی زندگی کے جس حصہ پر مخالف لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ وہی حصہ آپ کی شان کو بلند کرنے والا ہوتا ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ ہم ایک دوسرے کے بزرگوں کے صحیح حالات سے واقفیت حاصل کریں۔ تاکہ باہمی منافرت دور ہو۔ اور ہم ایک دوسرے کے زیادہ قریب ہوسکیں۔ آپ نے فرمایا میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ حضرت محمد صاحب صرف آپ کے ہی بزرگ نہیں۔ بلکہ وہ سب دنیا کے بزرگ ہیں۔ اور میں انہیں ویسا ہی واجب التعظیم سمجھتا ہوں۔ جیسا کہ آپ لوگ انہیں واجب التعظیم سمجھتے ہیں۔

سردار صاحب کی تقریر کے بعد صدر جلسہ جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب نے سردار صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ ان کے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کس قدر عزت موجود ہے۔

قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری کی تقریر

اس کے بعد قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے "کیا اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے"؟ کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے اسلامی جنگوں کی حقیقت بیان کی۔ اور مخالفین اسلام کے بیانات سے ثابت کیا۔ کہ اسلام کی ترقی تلوار سے نہیں بلکہ دلائل اور براہین سے ہوئی ہے۔

مولوی عبدالرحیم صاحب نیر کی تقریر

آخر میں الحاج جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیر نے اسلام اور جزیہ پر دلچسپ تقریر کی۔ اور جلسہ ایک بجے دعا پر ختم ہوا۔ دوران تقاریر میں مختلف اصحاب نظمیں پڑھکر سناتے رہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تقریر

دوسرا اجلاس نماز عصر کے بعد مسجد اقصےٰ میں منعقد ہوا۔ جسمیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے تقریر فرمائی۔ حضور نے ابتداً منتظمین کو اس طرف توجہ دلائی کہ جلسوں کا پروگرام زیادہ غور و تدبر سے تجویز کرنا چاہیئے۔ اور ان مضامین کو ترک کرکے جن پر کثرت سے بحثیں ہوچکی ہیں ان عنوانات پر تقاریر کرانی چاہئیں۔ جو ابھی تک لوگوں کے سامنے نہیں آئے۔ اس کے بعد حضور نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس تعلیم پر روشنی ڈالی۔ جو آپ نے غزوات کے متعلق دی ہے۔ اور کئی ایسے پہلو نمایاں فرمائے جو ابھی تک لوگوں کے سامنے بیان نہیں ہوئے تھے۔ حضور کی یہ تقریر شام کو ختم ہوئی اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ر شہادت ۱۳۲۰ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق پونے گیارہ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ

مدرسہ احمدیہ و تعلیم الاسلام ہائی سکول سالانہ امتحان کی تعطیلات کے بعد آج کھل گئے ہیں:۔

چوہدری محمد اسحاق صاحب جو تحریک جدید کی طرف سے ہانگ کانگ بغرض تبلیغ بھیجے گئے تھے۔ کل صبح (۸ر اپریل) کی گاڑی سے قادیان واپس آرہے ہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ ان کے استقبال کے لئے اسٹیشن پر ضرور پہنچ جائیں۔

درخواست ہائے دعا (۱) سید نور احمد صاحب ابن سید ظہور حسین صاحب اور محمد احسان الحق صاحب ٹاٹا نگر بیمار ہیں۔ (۲) عطاء اللہ صاحب بنگہ ایک امتحان میں شریک ہورہے ہیں احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں:۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۲۵ مارچ سے یکم اپریل ۱۹۴۱ء تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۱۳۸۱	محمد یعقوب صاحب گوجرانوالہ	۱۴۰۶	مولوی محمد زمان صاحب	۱۴۳۲	نیاز محمد صاحب گورداسپور
۱۳۸۲	غلام حسین صاحب پشاور		کشمیر پونچھ	۱۴۳۳	نیک محمد صاحب
۱۳۸۳	فتح بی بی صاحبہ کنجاہ	۱۴۰۷	علی محمد صاحب رجوعہ		جیکب آباد سندھ
	گجرات		گورداسپور	۱۴۳۴	سمیت اللہ صاحب مراد آباد
۱۳۸۴	بی بی صاحبہ "	۱۴۰۸	محمد اشرف صاحب "	۱۴۳۵	عنائت اللہ صاحب "
۱۳۸۵	سراج الاسلام صاحب	۱۴۰۹	محمد صادق صاحب "	۱۴۳۶	جمید اللہ صاحب "
	ٹپرہ بنگال	۱۴۱۰	اللہ دتا صاحب "	۱۴۳۷	حمید اللہ صاحب "
۱۳۸۶	یعقوب علی صاحب "	۱۴۱۱	غلام علی صاحب "	۱۴۳۸	امیر اللہ صاحب "
۱۳۸۷	اصحاب علی صاحب "	۱۴۱۲	علی محمد صاحب "	۱۴۳۹	محمد الدین صاحب بہاولپور
۱۳۸۸	کوڑا خانصاحب "	۱۴۱۳	دین محمد صاحب "	۱۴۴۰	رشیدہ بیگم صاحبہ لائلپور
۱۳۸۹	مہر محمد صاحب	۱۴۱۴	غلام رسول صاحب "	۱۴۴۱	غلام محی الدین صاحب
	بھابڑہ سرگودہا	۱۴۱۵	خورشید بیگم صاحبہ "		ادھم پور جموں
۱۳۹۰	غلام رسول صاحب "	۱۴۱۶	عائشہ جان صاحبہ	۱۴۴۲	سید احمد صاحب "
۱۳۹۱	محمد صاحب "		سکندر آباد دکن	۱۴۴۳	آمنہ بیگم صاحبہ دنگون
۱۳۹۲	نور بیگم صاحبہ "	۱۴۱۷	چراغ الدین صاحب گورداسپور	۱۴۴۴	محمد بٹ صاحب کشمیر
۱۳۹۳	محمد یار صاحب "	۱۴۱۸	برکت علی صاحب "	۱۴۴۵	جنتیجی صاحبہ "
۱۳۹۴	دین محمد صاحب	۱۴۱۹	منیر احمد صاحب "	۱۴۴۶	عبد الاحد صاحب بٹ "
	راوتیائی نواب شاہ	۱۴۲۰	ساون صاحبہ "	۱۴۴۷	عبد الغنی بڈر صاحب "
۱۳۹۵	داود صاحب ڈیرہ غازیخان	۱۴۲۱	اسمٰعیل صاحب بنگال	۱۴۴۸	لالہ بڈر صاحب "
۱۳۹۰	محمد صاحب "	۱۴۲۲	عبد الحلیم صاحب گوجرانوالہ	۱۴۴۹	اہلیہ بڈر صاحب "
۱۳۹۷	پنجہ صاحب "	۱۴۲۳	روشن دین صاحب سیالکوٹ	۱۴۵۰	عبد الرحمن صاحب "
۱۳۹۸	مٹھا صاحب "	۱۴۲۴	محمد ابو الحسن صاحب بھاگلپور	۱۴۵۱	عبد العزیز صاحب "
۱۳۹۹	پڑی صاحبہ "	۱۴۲۵	قاسم عبد الغنی صاحب برما	۱۴۵۲	غلام احمد صاحب "
۱۴۰۰	جنت صاحبہ "	۱۴۲۶	رشید احمد صاحب لائلپور	۱۴۵۳	حلیمہ بی بی صاحبہ جالندھر
۱۴۰۱	وسو صاحبہ "	۱۴۲۷	احمد فرانسس صاحب	۱۴۵۴	نواب بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۱۴۰۲	کوڑا خانصاحب "	۱۴۲۸	محمد بوٹا صاحب گورداسپور	۱۴۵۵	اللہ دتا صاحب زرگر "
۱۴۰۳	باڑی صاحبہ "	۱۴۲۹	محمد شفیع صاحب "	۱۴۵۶	عبد المجید صاحب رحیم یار خان
۱۴۰۴	چاکر صاحب "	۱۴۳۰	محمد صادق صاحب "	۱۴۵۷	امتہ اللہ صاحبہ "
۱۴۰۵	نیکی صاحبہ "	۱۴۳۱	مختار احمد صاحب "	۱۴۵۸	برکت علی صاحب بہاولپور

بقایا داران چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ کا فرض

جماعتوں سے چندہ جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں خط و کتابت کرنے سے معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض دوست باوجود متمول ہونے اور ادائگی چندہ کی مقدرت رکھنے کے ادائگی کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ قبل اس کے کہ ایسے دوستوں کے خلاف مرکز کی طرف سے کوئی کارروائی عمل میں لائی جائے۔ پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ دوستوں کی ایک فوری میٹنگ کرکے بقایا داران چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق مشورہ کرکے [illegible] کا انتظام کریں۔ ناظر بیت المال

سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چالیس حدیثیں

از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

اٹھارھویں حدیث:- اَلسَّعِيْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهٖ

ترجمہ - بڑا خوش قسمت ہے وُہ شخص جو دوسروں کے حال سے نصیحت پکڑے ؎

(۱)

دُنیا میں دُو قسم کے انسان پائے جاتے ہیں - ایک وُہ جو ہر قسم کی ٹھوکریں کھاکر ہر قسم کی سزائیں بھگت کر اور ہر قسم کی تکلیفیں اٹھاکر پھر راہ راست پر آتے ہیں - مثلاً اگر وُہ تاجر ہیں - تو بڑے بڑے گھاٹے کھاکر تجارتوں میں نقصان اٹھاکر - مختلف موقعوں پر دیوالے نکالکر پھر انہیں ہوش آتی ہے - اور پھر احتیاط پر کمر باندھ کر نشیب و فراز کو سوچکر تجارت کرتے اور آخر کار اپنی تباہ شدہ تجارت کو پھر درست کر لیتے ہیں - یا اگر وُہ زمیندار ہیں - تو سالہا سال تک اپنے زمیندارہ کو تباہ کرکے قرضدار ہوکر کھیتوں کو اُجاڑ کر اور فصلیں برباد کرکے غرض ہر قسم کا نقصان اٹھاکر پھر اپنے کام میں پوری توجہ سے منہمک ہوتے ہیں - اور آہستہ آہستہ اپنے معاملات کو درست حالت پر لے آتے ہیں - یا ایک طالب علم ہے - جو پڑھنے میں سست تعلیم کی طرف سے لاپرواہ سبق یاد نہیں کرتا مطالعہ کے نزدیک نہیں جاتا - مدرسہ میں روزانہ مار کھاتا - جرمانہ کرواتا سال بسال فیل ہوتا ہے آخر اُسے ہوش آتی ہے - اور وُہ غیرت دکھاتا ہے - اور اپنی حالت سنبھال لیتا ہے - اور پھر جی توڑ کر محنت کرکے امتحان پر امتحان پاس کرنے لگتا ہے یا ایک شخص بیمار رہتا ہے - مگر بدپرہیز ہے - نہ کھانے میں احتیاط - نہ دوا میں باقاعدگی - نہ آرام کا خیال - بیماری دن بدن بڑھتی جاتی ہے - اور حالت بد سے بدتر ہوتی جاتی ہے بستر پر پڑا ایڑیاں رگڑتا ہے - مگر ڈاکٹر کی نصیحت پر عمل نہیں - طبیب کی ہدایات کی تعمیل نہیں - قبر کے مونہہ تک پہونچ چکا تھا - کہ برسوں کی غلطیوں کے بعد ہوش آئی - اور گذشتہ را صلوات اور آئندہ را احتیاط کہکر پرہیز شروع کیا - طبیب کی ہدایتوں کی پوری طرح تعمیل کی - علاج بھی کیا - حفظ ما تقدم کو بھی مدنظر رکھا - غرض سالہا سال تکلیف اٹھاکر خدا کے ہاں سے شفا حاصل کی - اب دوسری قسم کے انسانوں کو لو - مثلاً ایک تاجر ہے - وُہ شروع دن سے پھونک پھونک کر قدم رکھتا ہے چاروں طرف سے چوکنا ہے - اپنے کاروبار میں پوری پوری احتیاط کرتا ہے - اور نظر غائر سے اور تاجروں کے حالات کا مشاہدہ کرتا ہے جس جس مقام اور جس جس مرحلہ پر اور تاجروں نے نقصان اٹھایا ہے - وہاں وہاں سنبھل کر قدم رکھتا ہے - اپنے ساتھ کے تجارت پیشہ لوگوں کے نقصانوں سے عبرت پکڑتا - اور دُوسروں کے دیوالیہ ہوجانے سے نصیحت اختیار کرتا ہے - اور اس طرح اپنے کاروبار کو ترقی کے شاہراہ پر لے آتا ہے - یا ایک زمیندار ہے - جو اپنے ہمسایہ زمینداروں کو غور سے دیکھتا ان کی سستیوں کے بدنتائج سے سبق حاصل کرکے خوب چست ہوجاتا - دوسروں کی فضول خرچیوں کی تباہیوں کو دیکھ کر خود کفایت شعاری اختیار کرتا - غیروں کے معاملات کی بدانتظامی دیکھ کر خود نہایت انتظام سے کام کرتا ہے - یا ایک طالب علم ہے - وُہ اپنے ہم جماعتوں کے سبق یاد نہ کرنے پر سزا کھانے سے عبرت پکڑتا - اوروں کے فیل ہوکر سال ضائع کرنے - اور اس طرح سخت شرمندہ ہونے سے نصیحت حاصل کرتا - اور ساتھ والوں کی بے توجہیوں کے بُرے نتائج دیکھ کر اپنی اصلاح کر لیتا اور خوب محنت سے پڑھ کر اول درجہ پر پاس ہوتا ہے - یا ایک بیمار ہے - جو اپنے گردوپیش کے بیماروں پر نظر غائر ڈالتا - اور اُن کی تکلیفوں سے سبق حاصل کرتا - اور اُن کے دکھوں سے نصیحت پکڑتا - اور ان کی بدپرہیزیوں کے خراب نتائج سے عبرت حاصل کرتا - اور اس طرح کبھی حفظ ما تقدم سے - اور کبھی علاج میں باقاعدگی سے - اور کبھی پرہیز کا طریق اختیار کرکے جلد سے جلد خدا کی درگاہ سے شفاء کلی حاصل کر لیتا ہے

غرض دُنیا میں دُو قسم کے انسان ہیں - ایک وُہ جو خود ٹھوکریں کھاکر خود تکالیف اٹھاکر خود تلخ سے تلخ نتائج اپنے اوپر وارد کرکے آئندہ کے لئے نصیحت حاصل کرتے ہیں اور دوسرے وُہ جو دوسروں کی ناکامیوں ٹھوکروں تکلیفوں اور بد سے بد نتائج دیکھ کر عبرت پکڑتے - اور اپنی اصلاح کر لیتے ہیں - اب ان دونوں قسم کے انسانوں کو مدنظر رکھ کر حضور علیہ السلام فرماتے ہیں :-

اَلسَّعِيْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهٖ

یعنی نہایت خوش قسمت ہے وُہ شخص جو خود ٹھوکریں کھاکر اپنی اصلاح نہیں کرتا - بلکہ دُوسروں کو ٹھوکریں کھاتے دیکھ کر اپنی اصلاح کر لیتا ہے - اور خود مصیبتوں میں گرفتار ہوکر نیک نہیں بنتا - بلکہ دُوسروں کی مصیبتوں کا مشاہدہ کرکے نیکی کا طریق اختیار کرتا ہے -

پس ہر مسلمان کو چاہیئے - کہ وُہ دوسروں کے حالات سے فائدہ اٹھاکر اپنے آپ کو درست کرے - یہ نہیں - کہ خود اپنے اوپر بُرے حالات وارد کرکے اور روپیٹ کر پھر درست ہو - سبحان اللہ حضور علیہ السلام ہم پر کیسے شفیق تھے - اور الحمد للہ کہ حضور ہماری بھلائی کے کس قدر خواہشمند تھے کہ کوئی موقعہ اپنی امت کی بھلائی کا ہاتھ سے جانے نہیں دیتے - اور دُنیا کے نشیب و فراز میں مہربان باپ کی طرح اپنے ناتجربہ کار بچوں کو صحیح رستہ دکھانے میں قطعاً کوئی کمی نہیں کرتے - اس لئے اسے اللہ تو ہی ہماری طرف سے ہمارے باپ سے بڑھ کر شفیق اور ہماری ماں سے بڑھ کر محبت کرنے والے نبی پر سلامتیوں کی ڈالیاں - رحمتوں کے تحفے - اور برکتوں کے ہدیے نازل فرما کہ ہمارا رُواں رُواں اس کے احسان سے جکڑا ہوا ہے - آمین - اے رب العالمین آمین :-

(۲)

قرآن مجید نے کفارِ مکہ - اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالفوں کو بار بار پہلی قوموں کے بدنتائج یاد دلائے ہیں - کبھی قوم نوح کی غرقابی - اور کبھی اخوانِ لوط پر پتھروں کی بارش - اور کبھی عاد و ثمود کی ہلاکت - اور کبھی فرعون اور اس کے لشکروں کی تباہی اور کبھی ابراہیم کے دُشمنوں کی ناکامی غرض بار بار پہلے زمانہ کے کافروں کا بدانجام انہیں سنایا ہے تاکہ کسی طرح مکہ والے نصیحت پکڑیں - اور ہلاک ہونے سے بچ جائیں - یہ طریق اللہ تعالےٰ نے کیوں اختیار کیا صرف اس لئے کہ :-

اَلسَّعِيْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهٖ

یعنی بڑا خوش قسمت ہے وُہ انسان جو دوسروں کے بدانجام کو دیکھ کر عبرت پکڑے - اور اپنا انجام اچھا کرے -

(۳)

قرآن مجید نے بار بار اسلام کے منکروں کو نصیحت کی ہے - کہ :-

سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ

یعنی دُنیا میں گھومو - اور مختلف مقامات کی سیر کرو - اور ہلاک شدہ قوموں کے کھنڈرات میں جاؤ - اور پہلی قوموں کی تاریخیں پڑھو - گذری ہُوئی جماعتوں کے حالات معلوم کرو - اور پھر ان کی ہلاکت تباہی - اور بربادی سے عبرت پکڑو - اور وُہ کام نہ کرو - جو انہوں نے کئے تھے - اور وُہ طریق اختیار نہ کرو - جو انہوں نے اختیار کیا تھا - کیونکہ

اَلسَّعِیْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَیْرِہٖ

یعنی خوش قسمت وہ نہیں جو خود تکلیفیں اور مصیبتیں اٹھا کر اپنی درستی اور اصلاح کر لیتا ہے۔ بلکہ خوش قسمت وہ ہے جو دوسرے مصیبت زدہ اور ہلاک شدہ لوگوں اور قوموں کے انجام سے عبرت حاصل کر کے خود بخود درست ہو جاتا اور اپنی اصلاح کر لیتا ہے۔

(۴)

مسلمانو! تم تیرہ سو برس سے مسیح موعود کے نزول کے منتظر ہو۔ اور روز و شب تمہاری نظریں آسمان کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ کہ اب دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے دو زرد چادریں پہنے ہوئے دمشق کے سفید منارہ پر مسیح کا نزول ہوتا ہے۔ لیکن صدیوں پر صدیاں گزر گئیں۔ مگر مسیح نازل نہ ہوا۔ تمہارے ہاتھ سے ملکوں پر ملک نکل گئے سلطنتوں پر سلطنتیں چھن گئیں۔ تمہاری تجارت تمہاری زمینداری تمہارے علوم غرض سب کچھ دریا برد ہو گیا۔ تمہارا تقویٰ، تمہاری نیکیاں اور تمہاری سب دینی اور دنیوی خوبیاں تمہارے ہاتھ سے جاتی رہیں۔ عیسائیوں کا زور ہو گیا۔ یورپ کی قومیں تمام دنیا پر قابض ہو گئیں۔ مگر تمہارا مسیح آسمان سے نازل نہ ہوا۔ لیکن افسوس کہ اگر تم حضور علیہ السلام کے ارشاد

اَلسَّعِیْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَیْرِہٖ

پر عمل کرتے ہوئے اپنے سے پہلی قوموں سے عبرت پکڑتے۔ تو کبھی تمہاری یہ حالت نہ ہوتی۔ اور یقیناً تم خدا کے سچے مسیح کو قبول کرنے کی توفیق پا لیتے۔ سنو اپنے سے پہلے یہود کی حالت کو دیکھو۔ وہ ایک مسیح کے آنے کے قائل اور نہایت شوق سے اس کے انتظار میں تھے۔ مگر جب خدا کا وہ مسیح آیا تو انہوں نے اس کا انکار کر دیا۔ مسلمانو! جانتے بھی ہو۔ کہ یہودیوں نے مسیح کا کیوں انکار کیا۔ حالانکہ وہ اس کے منتظر اور نہایت اشتیاق سے منتظر تھے۔؟ اگر تم ان کے انکار کی وجہ نہیں جانتے تو سنو

فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔

یعنی اگر تم کو خود علم نہیں تو یہود و نصاریٰ سے پوچھ لو۔ اور تورات و انجیل ہی پڑھ کر دیکھ لو۔ کہ پوچھنے اور پڑھنے سے تم کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ یہود نے مسیح کا صرف اس لئے انکار کیا کہ ان کی الہامی کتاب ملاکی نبی کے صحیفہ میں لکھا تھا۔ کہ خداوند کے ہولناک دن یعنی مسیح کی آمد سے پیشتر ایلیا نبی آسمان سے نازل ہوگا۔ لیکن چونکہ ایلیا نبی کو انہوں نے آسمان سے اترتے نہ دیکھا۔ اس لئے انہوں نے مسیح کا انکار کر دیا۔ کیونکہ اذا فات الشرط فات المشروط کے مطابق ایلیا کا آنا مسیح کے آنے کے لئے شرط تھا اور مسیح کی آمد مشروط تھی۔ پس جب شرط ہی پوری نہ ہوئی تو مشروط کیسے وقوع پذیر ہو سکتا تھا۔ پس اس عذر اور اس بہانے سے وہ خدا کے سچے مسیح اور راستباز مسیح سے انکار کر کے

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰي لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ۔

کے مطابق دائمی لعنت اور ابدی دوزخ کے مستحق ہو گئے۔ سچے مسیح کو آئے ہوئے دو ہزار برس کے قریب عرصہ گزر گیا۔ مگر یہودی ابھی تک ایلیا کے آسمان سے اترنے اور پھر اس کے بعد مسیح کے آنے کا انتظار کر رہے ہیں۔ اور جب یہود نے حضرت مسیح سے کہا کہ تجھے کس طرح سچا مسیح تسلیم کریں۔ جبکہ ملاکی نبی کی کتاب کے مطابق مسیح سے پہلے ایلیا نے آسمان سے اترنا ہے۔ تو یہ سنکر حضرت مسیح نے فرمایا ایلیا جس نے آسمان سے آنا تھا وہ یہی یوحنا یعنی یحییٰ نبی ہے۔ جو تم میں اس وقت موجود ہے۔ کیونکہ یہ ایلیا کی خو بو پر ہے۔ اس لئے اس کا آنا ایلیا ہی کا آنا ہے۔ یہ ہے اصل حقیقت خواہ مانو خواہ نہ مانو مگر بدقسمت یہود کو اس جواب سے کوئی تسلی نہ ہوئی اور وہ لفظی بحثوں میں پڑ کر اور ملکیر کے فقیر ہو کر ایلیا اور اس کے آسمان سے نزول کے لفظوں پر ایسے اڑے۔ کہ دین و دنیا میں ملعون ہو گئے۔ مگر اپنی ضد نہ چھوڑی اسی طرح اے مسلمانو! تمہارا حال ہے۔ کہ جس مسیح کے تم تیرہ سو برس سے منتظر تھے۔ وہ آ کر چلا بھی گیا مگر ہائے اے بدقسمت قوم اور ولئے اسے رو دئے جانے اور ماتم کئے جانے کے قابل قوم تو نے وہی طریق اختیار کیا۔ جو یہود نامسعود نے اختیار کیا تھا اور تیرے جبہ پوش علماء جو سچ مچ یہود کے فقیہی اور فریسی علماء کے نقش قدم پر تھے۔ یہی کہتے رہے۔ کہ ہم کس طرح اس مدعی کو مسیح مانیں جبکہ حدیثوں میں صاف لکھا ہے۔ کہ آنے والا ابن مریم ہوگا۔ اور وہ آسمان سے نزول کریگا۔ حالانکہ اے بدقسمت لوگو یہی مقدس اور تمہاری یہی دلیلیں ایک دفعہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی عدالت سے خارج ہو چکی ہیں۔ اور یہی نزول۔ آسمان۔ ایلیا اور ابن مریم وغیرہ کے الفاظ پر اڑ کر یہودی دین و دنیا میں ملعون اور خدا کی درگاہ سے مطرود ہو چکے ہیں۔ مگر تم نے اے مسلمانو اس سے فائدہ نہ اٹھایا۔ حالانکہ تمہارا نبی تمہیں پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ

اَلسَّعِیْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَیْرِہٖ

یعنی خوش قسمت وہ ہے جو خود تباہ ہو کر اپنی درستی نہ کرے۔ بلکہ دوسروں کی تباہی سے عبرت پکڑ کر اپنے آپ کو خدا کے عذاب سے بچا لیوے۔ افسوس تم مسلمانوں نے اس حدیث سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ اور کیونکر تم فائدہ اٹھاتے۔ جبکہ تمہارے صادق و مصدوق نبی نے صاف صاف الفاظ میں تم کو مخاطب کر کے فرما دیا تھا۔

لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ۔

یعنی اے مسلمانو تم اپنے سے پہلی قوموں کے قدم بقدم چلوگے اور ان سے تم ایسے مشابہ ہو جاؤگے۔ جیسے ایک بالشت دوسری بالشت اور ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ سے مشابہ ہو۔ کسی نے پوچھا کہ حضور کی مراد پہلی قوموں سے یہود و نصاریٰ ہیں؟ فرمایا

فَمَنْ

یعنی یہود و نصاریٰ نہیں تو اور کون؟

انا للہ و انا الیہ راجعون سچ ہے سے

امت احمد نہاں دارد دو شعار از دو جو
ے تواند شد مسیحائے تواند شد یہود

اصلاح عالم

احمدیت کا مقصد نہایت بلند ہے۔ اس کا نصب العین نہایت ارفع و اعلیٰ ہے۔ اس کے پیش نظر نہایت ہی مقدس مہم ہے — اصلاح عالم — مگر "قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی" (خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اپریل ۱۹۳۸ء)

چنانچہ ان مبارک ارادوں کو جنکو آج احمدیت لے کر اٹھی ہے۔ پورا کرنے کے لئے قوم کے نوجوانوں کی اصلاح نہایت درجہ لازمی اور ضروری ہے۔ اور اس غرض کے مدنظر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے نوجوانان احمدیت کی تنظیم فرمائی۔ پس ہر وہ مخلص احمدی جو احمدیت کی حقیقی غرض کو پہچانتا ہے۔ اور چاہتا ہے۔ کہ احمدیت اپنے اس عظیم الشان مقصد میں کامیاب ہو۔ نہ صرف کامیاب ہو۔ بلکہ مستقبل قریب میں اپنے اس مقصد کو پالے۔ اسکو چاہیئے۔ کہ مجلس خدام الاحمدیہ کی حتی الامکان مالی امداد کرے۔ تاکہ مجلس ہذا سہولت کے ساتھ اس خدمت کو جاری رکھ سکے۔

امید ہے ذی استطاعت مخلصین سلسلہ شعبہ ہذا کو اپنے ماہانہ وعدہ چندہ سے اطلاع بخش کر مجلس کو شکریہ کا موقعہ بخشیں گے۔ خاکسار ملک عطاء الرحمن مہتمم شعبہ مالی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مسئلہ جنازہ کے متعلق غیر مبائعین سے وضاحت کا مطالبہ

غیر مبائعین کا طریق یہ ہے کہ وہ ہمارے مطالبات و استفسارات سے آنکھیں بند کر کے اپنے ساتھیوں کو یہ بتانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ غیر مبائعین کے مطالبات کا جواب دینے سے عاجز ہے۔ حالانکہ گزشتہ ستائیس برس میں جہاں غیر مبائعین نے ہمارے درجنوں مطالبات کو چھوا تک بھی نہیں۔ وہاں ان کی طرف سے کوئی ایسا سوال نہیں ہوا جس کا معقول و مدلل جواب ہمارے لٹریچر میں موجود نہ ہو۔

گزشتہ دنوں جناب مولوی محمد علی صاحب نے ایک ٹریکٹ "ثالث بننے کی دعوت" کے عنوان سے مسئلہ جنازہ کے متعلق لکھا۔ اس کا جو حصہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی ذات سے تعلق رکھتا تھا۔ اس کا جواب حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۰ء کی تقریر میں خود دے دیا۔ مولوی محمد علی صاحب نے لکھا تھا۔ کہ:۔

"جناب میاں صاحب نے میرے دوش بدوش کھڑے ہو کر قادیان میں حضرت مولوی نور الدین صاحب کی بھتیجی کا جو غیر احمدی تھیں جنازہ پڑھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے مولوی صاحب کی اس غلط بیانی کی تردید کرتے ہوئے مولوی صاحب کو مباہلہ تک کی دعوت دی۔ مولوی صاحب کو یہ جواب پہنچ چکا ہے۔ کیونکہ جب اخیر جنوری ۱۹۴۱ء میں میں مع وفد مبلغین لاہور میں ان کی کوٹھی پر ملا تھا۔ تو انہوں نے فرمایا تھا۔ کہ میاں صاحب نے اپنی بریت تو کر لی ہے مگر سوالوں کا جواب نہیں ملا۔ جس پر میں نے ان سے عرض کیا تھا۔ کہ بہت اچھا! حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بریت تو آپ نے مان لی۔ باقی رہا جوابات کا سوال سو ان کا جواب بھی عنقریب شائع ہو جائیگا انشاء اللہ۔

اس گفتگو کے بعد "پیغام صلح" نے یہ طریق اختیار کر لیا۔ کہ قریباً ہر اشاعت میں جنازہ کا ذکر کر کے جواب کا مطالبہ کرتا۔ جس پر الفضل کی طرف سے اس اعلان کے علاوہ کہ مولوی صاحب کی "ثالث بننے کی دعوت" کا جواب بہت جلد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کے قلم سے کتابی صورت میں شائع ہو رہا ہے۔ اہل پیغام کو ان مطالبات کا جواب دینے کی طرف بھی توجہ دلائی گئی۔ جو درجنوں کی تعداد میں ان کے ذمہ بطور قرض موجود ہیں۔ چنانچہ ان کی ایک قسط الفضل ۲۶ مارچ ۱۹۴۱ء میں درج کی گئی۔ اور ابھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ "ادارہ الفضل" ان مطالبات کو مختصراً شائع کر رہا ہے۔

"پیغام صلح" ۴ اپریل ۱۹۴۱ء میں ۲۶ مارچ کے مضمون کو میری طرف منسوب کر کے دو مطالبات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ:۔

"یہ ایسی باتیں نہیں جن پر بحث کی ضرورت ہو۔ نہ ہی "پیغام صلح" کو اس بات پر اصرار ہے کہ میاں صاحب نے جماعت احمدیہ لاہور کے بزرگوں کو کعب بن اشرف قرار دیا۔ اصلی چیز جو غور طلب ہے اور جس پر سلسلہ کے تمام اختلافات کے فیصلہ کا دارومدار ہے وہ جنازہ کا مسئلہ ہے"

گویا یہ تسلیم کر لیا گیا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب اور پیغام صلح نے سراسر غلط اور بے بنیاد امور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی طرف منسوب کئے تھے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اب ان دعووں کے حوالجات دکھانے کی بجائے کہا جا رہا ہے کہ ان پر بحث کی ضرورت نہیں۔ غلط بیانی کر کے اس کے ثبوت سے بچنے کا یہ طریق اچھا نہیں۔ جو "پیغام صلح" نے اختیار کیا ہے۔ "پیغام" نے لکھا ہے۔ کہ اصلی چیز جنازہ کا مسئلہ ہے

سو عرض ہے۔ کہ اس "اصلی چیز" کے متعلق بھی ہمارے مطالبات غیر مبائعین کے ذمہ ہیں بلکہ خود ان کے اکابر کے اقوال کے رو سے وہ مطالبات ان پر قائم ہیں۔ جن کو بطور اختصار ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

(۱) جناب میاں محمد صادق صاحب ریٹائرڈ ڈی۔ ایس۔ پی جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور نے کہا۔

"مرزا صاحب کے مکفر اور مکذب دائرہ اسلام سے خارج ہیں ان کا جنازہ بالکل جائز نہیں۔" (الفضل ۹ فروری ۱۹۴۱ء)

(۲) غیر مبائع مبلغ مولوی اختر حسین صاحب نے کہا:۔

"میں بھی ایسے کلمہ گوؤں کو کافر جانتا ہوں ان کا جنازہ ہرگز جائز نہیں۔ ہاں میاں محمد صادق صاحب نے جو ان کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے یہ ایک معنے سے درست ہے اور ایک سے نہیں بہرحال ان کا جنازہ ہرگز جائز نہیں۔" (الفضل مذکور)

(۳) جناب مولوی محمد علی صاحب نے ۲۳ جنوری ۱۹۴۱ء کو فرمایا۔

"ہاں منافق کا جنازہ بھی ناجائز ہے خواہ وہ کلمہ پڑھتا ہو۔ اور نمازیں ادا کرتا ہو۔" (الفضل ۹ر فروری ۱۹۴۱ء)

ان تینوں بیانات سے جن میں سے ایک حرف کی بھی تردید نہیں کی گئی اور نہ کی جا سکتی ہے۔ ثابت ہے کہ غیر مبائعین کے نزدیک ان تمام غیر احمدیوں کا جنازہ ناجائز ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کافر و کاذب کہتے یا جانتے ہیں۔ یا جو منافق ہیں۔ ایسے لوگ ہزار کلمہ پڑھنے والے ہوں۔ نمازیں پڑھنے والے ہوں ان کا جنازہ غیر مبائعین کے عقیدہ کے رو سے ہرگز جائز نہیں۔ اگر ایسے مکفر۔ مکذب یا منافقوں کا جنازہ جائز ہے۔ تو غیر مبائعین اس کا اعلان کریں۔ مگر وہ ہرگز اور قطعاً اس کا اعلان نہیں کر سکتے۔ کیا "پیغام" اپنے اکابر سے اس بارے میں کوئی اعلان شائع کروا سکتا ہے؟ جماعت احمدیہ کی طرف سے تو مولوی محمد علی صاحب کی "دعوت" کا جواب مفصل و مکمل صورت میں شائع ہو چکا ہے۔ کیا "پیغام صلح" دیگر مطالبات کے جواب کے ساتھ جنازہ کے بارے میں غیر مبائعین کے قول و عمل کی وضاحت کریگا؟

ضروری اعلان

سید عنایت علی شاہ پسر سید محمد علی شاہ صاحب سابق انسپکٹر بیت المال جو دیر سے مفقود الخبر تھے وہ اپنے والد کی تلاش میں پا پیادہ منٹگمری ناجیوآنہ پہنچے۔ چونکہ ان کے والد وہاں موجود نہ تھے اس لئے ایک دوست نے ان کو بلوایا۔ لیکن وہ اپنے والد صاحب کے وہاں پہنچنے سے چند گھنٹہ قبل پھر مفقود الخبر ہو گئے۔ سید عنایت علی شاہ صاحب کے والد اپنے بیٹے کی اس طرح جدائی سے بہت پریشان ہیں۔

سید عنایت علی شاہ صاحب کا حلیہ حسب ذیل ہے۔

درمیانہ قد۔ لاغر جسم۔ گندمی رنگ۔ چھوٹی چھوٹی داڑھی جس میں کچھ سفید بال۔ عمر تقریباً ۳۶ سال۔ اگر کسی دوست کے پاس آتے ہوں یا ان کا علم ہو تو اس پتہ پر فوراً اطلاع کر دیں۔

حکیم عبد الرحمن قریشی ماچھی واڑہ ضلع لدھیانہ

نیز نظارت ہذا کو بھی اطلاع کر دیں۔ اور ان کو اپنے پاس رکھیں۔ تاوقتیکہ ان کے ورثاء نہ پہنچ جائیں۔

(ناظر امور عامہ۔ سلسلہ احمدیہ۔ قادیان)

تبلیغ اندرون ہند

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

بسنہ (سی-پی)

گیانی عباد اللہ صاحب بسنہ سی پی میں تبلیغی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ کاٹھی سے جاتے ہوئے ریل میں اور دوران قیام بسنہ میں سکھوں۔ آریوں۔ ہندوؤں۔ اور غیر احمدیوں سے سلسلہ گفتگو جاری ہے۔ بفضلہ تعالیٰ لوگوں پر اسقدر اثر ہے۔ کہ بلا بلا کر باتیں سنتے ہیں۔ ایک اُڑیہ آریہ سماجی سے گفتگو ہوئی۔ اس نے کرشن جی کی آمد ثانی کی پیشگوئی اُڑیہ کتاب سے بتائی۔ اس کی علامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر چسپاں ہوتی ہیں۔ اُڑیہ زبان جاننے والا ایک احمدی اس کتاب کی نقل لینے کیلئے کوشاں ہے۔

لاہور

مولوی عبدالقادر صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ نے جوان دنوں لاہور میں بطور مبلغ متعین ہیں مختلف مذاہب کے لوگوں سے تبلیغی گفتگو کی۔ یوم التبلیغ اور پاکستان کانفرنس کے موقعہ پر ۲ ٹریکٹ ۷ ہزار کی تعداد میں خدام الاحمدیہ کی امداد سے تقسیم کرائے۔ درس قرآن باقاعدہ ہوتا ہے۔

کشمیر

مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ متعینہ پونچھ نے نواح کا دورہ کیا۔ جماعت احمدیہ مضافات کی تنظیم کی۔ ایک ممبر اسمبلی کو پیغام حق پہنچایا۔ انفرادی ملاقات اور ٹریکٹوں کے ذریعہ تبلیغ کا کام کیا۔ اور ۱۷۔ اشخاص نے سلسلہ عالیہ میں شمولیت اختیار کی۔

مین پوری

مولوی فضل الدین صاحب مین پوری سے رپورٹ فرماتے ہیں۔ کہ شکوہ آباد سرسہ گنج وغیرہ دس مقامات کا دورہ کیا۔ محرم کے ایام سے فائدہ اٹھا کر تبلیغ احمدیت کی گئی انفرادی ملاقاتوں سے سلسلہ تبلیغ جاری ہے۔

وزیر آباد

عبدالرحمٰن صاحب صابر وزیر آباد سے لکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے ہفتہ وار تبلیغی اجلاس باقاعدہ ہوتے ہیں۔ دوست تبلیغ میں حصہ لیتے ہیں۔ نتیجۃً موضع مسجد متصل وزیر آباد میں چوہدری اللہ دتا صاحب نمبردار نے معہ اہلیہ۔ چار لڑکیوں اور لڑکے کے بیعت کی

لودھراں

منظور احمد خانصاحب ایاز لودھراں سے لکھتے ہیں۔ جماعت کے ماہوار تبلیغی اجلاس شروع ہیں۔ احباب تبلیغ میں حصہ لیتے ہیں۔ ایک آریہ خاتون نے ہندو مسلمانوں میں نفرت پھیلانے والی تقریر کی۔ اس پر چار افراد پر مشتمل وفد آریوں کے پاس گیا۔ تمام ہندو دوستوں نے اس خاتون کی تقریر پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔

چک نمبر ۱۹/۸-R ملتان

فیروزالدین صاحب لکھتے ہیں۔ "یہاں ہم پہلے ۳ احمدی تھے۔ مگر خدا کے فضل سے اب پندرہ سولہ ہو چکے ہیں۔ مخالفت زبردست ہے۔ امام مسجد کو احمدیت قبول کرنے کے باعث مسجد سے باہر نکال دیا گیا ہے۔ مقدمہ درپیش ہے۔ دعا کی سخت ضرورت ہے۔

بھرت پور ضلع مرشد آباد

محمد طیب اللہ صاحب پریزیڈنٹ جماعت بھرت پور لکھتے ہیں۔ چوہدری مظفرالدین صاحب بی اے ۲۲ ماہ فروری کو خاکسار کے ساتھ بھرت پور تشریف لائے۔ ۷ روز یہاں قیام کیا۔ اس اثناء میں آپ بھرت پور بہرام پور۔ انگار پور۔ کہتر ندہا تشریف لے گئے اور جماعت کو بقایاجات کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ نیز تعلیم یافتہ لوگوں سے ملکر ان کے سوالات کے دلنشین پیرایہ میں جواب دیئے۔

شام چوراسی

عبدالحکیم صاحب اسلم سکرٹری جماعت لکھتے ہیں۔ انجمن احمدیہ شام چوراسی کا سالانہ جلسہ ۲۰ و ۲۱۔ ۲۲ مارچ کو ہوا۔ مرکز سے مولوی محمد سلیم صاحب اور گیانی واحد حسین صاحب شامل ہوئے۔ ہر دو مبلغین کی تقریریں توجہ سے سنی گئیں۔ سلسلہ سوال و جواب بھی رہا بفضلہ تعالیٰ ہمارا پہلا سالانہ جلسہ نہایت شاندار طور پر اور کامیابی سے سرانجام پایا۔

کراچی

محمد نواز صاحب سیکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں۔ بندر روڈ پر تھیوسوفیکل ہال کے مقابل نیا احمدیہ لیکچر ہال لیا ہے۔ جس میں ہر اتوار کو جلسے ہوتے ہیں۔ اس ہال میں پبلک ریڈنگ روم اور لائبریری بھی ہے۔ نیز خاکسار نے اور بابو اللہ داد صاحب نے دو لیکچر دیئے۔ بابو صاحب مذکور نے ایک لیکچر تھیوسوفیکل ہال میں بھی دیا۔ ۲۲ آدمیوں کو انفرادی تبلیغ کی۔ اڑھائی ہزار اشتہارات تبلیغی تقسیم کئے۔ جماعت کی تربیت کا کام بدستور جاری ہے۔ حلقہ رام سوامی میں چوہدری فضل احمد صاحب درس قرآن کریم دیتے ہیں۔ حلقہ سولجر بازار میں خاکسار درس قرآن دیتا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے خطبات بالالتزام جماعت کو سنائے جاتے ہیں"

ڈیرہ غازی خان

مولوی عبدالغفور صاحب مبلغ لکھتے ہیں۔ مارچ کے پہلے ہفتہ میں سات مقامات کا دورہ کیا گیا۔ گیارہ لیکچر دیئے۔ چار تربیتی درس دیئے۔ اور بیس اشخاص کو انفرادی تبلیغ کی۔ اس دورہ کیلئے ۵۶۶ میل کا سفر کیا۔ مارچ کے دوسرے ہفتہ میں مزید پانچ مقامات کا دورہ کیا۔ اس دورہ میں آٹھ لیکچر دیئے۔ ساٹھ میل سفر کیا۔ اور پندرہ اشخاص کو تبلیغ بذریعہ ملاقات کی۔ آٹھ تربیتی درس دیئے۔ خدا کے فضل سے اس ہفتہ میں گیارہ بالغ افراد نے بیعت کی۔ بچے ان کے علاوہ ہیں۔

راولاکوٹ پونچھ

مولوی عبدالاحد صاحب مبلغ لکھتے ہیں:- مارچ کے پہلے دو ہفتوں میں آٹھ مقامات کا دورہ کیا۔ تین لیکچر دیئے۔ اور چار مباحثے کئے "مسئلہ ختم نبوت" پر موضع سیٹرہ میں سردار خانصاحب سے۔ اور اسی مسئلہ پر موضع دوراں دی میں بحث کی۔ اور "مسئلہ وفات مسیح" پر ہجیرہ اور راولاکوٹ میں غیر احمدیوں سے بحث ہوئی ہر چہار مباحثات کا سامعین پر اچھا اثر ہوا۔

جوالی ضلع کانگڑہ

مہاشہ محمد عمر صاحب مبلغ لکھتے ہیں۔ کہ ہندو اس علاقہ میں اچھوتوں کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ خاکسار لیکچروں کے ذریعہ ہندوؤں کی اصلیت ان پر واضح کر رہا ہے۔ بعض علاقوں کا دورہ بھی کیا۔ اچھوتوں کے بعض خاندان اسلام لانے پر تیار ہیں۔

تاروآ (بنگال)

پریزیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ تاروآ (بنگال) لکھتے ہیں۔ مورخہ ۹۔۱۰ امان ھش دو دن موضع تاروآ کی انجمن کا نواں سالانہ تبلیغی جلسہ ہوا۔ جس میں شمولیت کے لئے مولوی ظل الرحمٰن صاحب مبلغ کلکتہ سے اور مولوی مظفرالدین صاحب چوہدری بی۔ اے مبلغ و جنرل سیکرٹری پراونشل انجمن احمدیہ بنگال ڈھاکہ سے تشریف لائے۔ قریشی محمد حنیف صاحب قمر نے جلسہ کا انتظام احسن طور پر کیا۔ ایک ہزار بنگلہ اشتہارات نواح میں تقسیم کرائے گئے۔ جناب مولوی غلام صمدانی صاحب خادم بی۔ ایل۔ امیر جماعت احمدیہ برہمن بڑیہ اور جناب مولوی سید سعید احمد صاحب اور قریباً ۲۵ انجمنوں سے احمدی احباب رونق افروز ہوئے۔ پہلے دن امیر صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ خاکسار نے سالانہ کارگزاری کی رپورٹ سنائی۔ پھر قریشی محمد حنیف صاحب قمر اور مولوی ظل الرحمٰن صاحب مبلغ نے تقریریں کیں۔ حاضری قریباً ۳۰۰ تھی۔ اس میں غیر احمدی ہندو بھی شامل تھے۔ دوسرے دن احمدی مستورات کا جلسہ ہوا۔ جس میں غیر احمدی مستورات بھی شامل ہوئیں۔ حاضر الوقت مبلغین نے تربیت اور سلسلہ کے لئے قربانیاں کرنے پر تقاریر فرمائیں۔ آخر میں جناب امیر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور صداقت پر تقریر کی۔ پھر جناب قریشی صاحب نے اردو اور بنگلہ میں موزوں نظمیں سنا کر محظوظ کیا۔ خدا کے فضل و کرم سے دو آمیوں نے فارم بیعت پُر کر دیئے مہمان نوازی کے فرائض خدام الاحمدیہ نے نہایت اخلاص اور تندہی سے انجام دیئے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ

روہڑی (سندھ)

سید عبدالرشید صاحب سکرٹری تبلیغ سندھ سیمنٹ ورکس روہڑی لکھتے ہیں۔ کہ ۲ مارچ کو مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے تھیوسوفیکل ہال میں "امن عالم" پر تقریر کی۔ اور روہڑی و سکھر کی جماعتوں کا مشترکہ جلسہ ہوا۔ جس میں جناب محمد یوسف صاحب چیف کیمسٹ۔ سید عبدالقیوم صاحب۔ مولوی غلام احمد صاحب فرخ اور مولوی ثناء اللہ صاحب نے تقریریں فرمائیں۔

بہائی تحریک پر تبصرہ" خریدیئے

یہ کتاب بہائیت کی تاریخ - بہائیوں کی شریعت اور بہاء اللہ کی اس سازش کے بیان پر مشتمل ہے - جو اس نے اسلامی شریعت کو منسوخ قرار دینے کے لئے کی تھی - یہ بہائیت کے عقائد پر بہترین تردیدی کتاب ہے - جناب ایڈیٹر صاحب اخبار "اصلاح" کشمیر تحریر فرماتے ہیں :-

"چونکہ اکثر لوگ بہائی تحریک سے ناواقف ہیں - اسلئے مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندہری نے دوران قیام کشمیر میں بہائی مبلغین کے ساتھ تحریری و تقریری مقابلہ کے علاوہ "بہائی تحریک پر تبصرہ" کے نام سے عوام کی آگاہی کیلئے ۲۵۸ صفحات پر مشتمل ایک کتاب تصنیف فرمائی ہے جمیں آپنے بہائی مورخوں اور ان کے مصنفوں کے حوالجات کی صحیح صحیح روشنی میں بہائیت کی اسلام دشمنی پر محمول تحریک پر اپنے مخصوص انداز میں نہایت بہترین رنگ میں تبصرہ فرمایا ہے - مولانا فاضل جالندہری کے علم و فضل سے جو لوگ واقف ہیں - وہ خود ہی اندازہ فرما سکتے ہیں - کہ یہ کتاب کس پایہ کی ہوگی - ہم کشمیر کے علم دوست حضرات کو یہ کتاب ضرور منگوا کر اپنے معلومات میں اضافہ کرنے کی پُرزور تلقین کرتے ہیں - اس کتاب میں بہائی شریعت بھی من وعن شائع کی گئی ہے - اور اسکا قرآن پاک سے موازنہ بھی کیا گیا ہے - غرض ہر رنگ میں کتاب لاجواب ہے۔" (۲۳ جنوری ۱۹۴۱ء) قیمت کتاب ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ :- **سلطان برادرز قادیان**

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان!

ہمارے دواخانہ میں ہر قسم کے مرکبات نہایت احتیاط اور صفائی سے تیار کئے جاتے ہیں - اور ان کے علاوہ ہر قسم کے اعلیٰ سے اعلیٰ مفردات بھی رکھے جاتے ہیں - آپ تشریف لائیں - اور اپنی آنکھوں سے دواؤں کا معائنہ کریں - ہمارے مفردات کے متعلق جناب میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای - اے - سی تحریر فرماتے ہیں :-

"میں نے دواخانہ خدمتِ خلق سے اپنی بیماری کے دوران میں چند مفردات خرید کئے ہیں - جو کہ نہایت اعلیٰ اور خالص ہیں - اور ان کی قیمت بھی واجبی ہے - اللہ تعالےٰ اُن کے کام میں برکت دے -" ہر قسم کا مشک - عنبر - زعفران - موتی - جدوار - بید سبز وغیرہ اور تمام مفردات ادویہ یہاں سے مل سکتی ہیں - عمدہ دوا اچھے اجزا کے بغیر تیار نہیں ہو سکتی -

اگر آپ اچھی دوا تیار کرنا چاہتے ہیں - تو

مفردات ہماری دوکان سے خریدیں - ہمارے پاس ایسی ادویہ کا بھی ذخیرہ ہے جو امرتسر - لاہور بلکہ دہلی سے بھی نہیں مل سکتیں - جن کو ہم ہندوستان کے مختلف علاقوں سے جمع کر رہے ہیں -

ملنے کا پتہ :- **مینیجر دواخانہ خدمتِ خلق قادیان**

قادیان میں باموقعہ سکنی اراضی

اب جبکہ مجلس مشاورت قریب آرہی ہے - احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے - کہ اسوقت قادیان کے محلہ جات دارالرحمت و دارالیسر و دارالوداد و دارالبرکات میں اچھے موقعہ کے عمدہ عمدہ قطعات قابل فروخت موجود ہیں - جن کی قیمت حسب موقعہ علیحدہ علیحدہ مقرر ہے - جو فی الجملہ پندرہ روپیہ فی مرلہ سے لیکر پینتیس ۳۵ روپیہ فی مرلہ تک ہے - مجلس مشاورت کے موقعہ پر گذشتہ جلسہ سالانہ والی رعایت بھی جو سوا چھ فیصدی تھی دی جائیگی - مگر یہ رعایت صرف نقد اور یکمشت قیمت ادا کرنے والوں کو ملے گی - یہ رعایت ۱۰ اپریل ۱۹۴۱ء بروز جمعرات سے لیکر ۲۱ اپریل ۱۹۴۱ء بروز سوموار تک رہیگی - خواہشمند احباب اس موقعہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں والسلام

خاکسار **مرزا بشیر احمد قادیان**

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۶ اپریل - آج صبح جرمن فوجوں نے یونان اور یوگوسلاویہ پر حملہ کر دیا - برلن ریڈیو نے کہا ہے - کہ فرانس کی تسخیر پر بعض ایسی خفیہ دستاویزات ملی تھیں - جن سے ثابت ہے - کہ ستمبر ۳۹ء سے قبل یہ دونوں ملک جرمنی کے خلاف برطانیہ سے ساز باز کر رہے تھے - یونان پر حملہ کی غرض یورپ کو برطانی سپاہیوں سے پاک کرنا بتائی گئی ہے - اور کہا ہے کہ اس کے سوا یونانیوں سے ہمیں کوئی عناد نہیں - ان دونوں ملکوں نے اپنی آزادی کی حفاظت کے لئے آخر دم تک لڑنے کا اعلان کیا ہے - برطانیہ اور امریکہ کی طرف سے یوگوسلاویہ کی امداد کا بھی اعلان ہو رہا ہے - اٹلی نے بھی یوگوسلاویہ پر حملے شروع کر دیئے۔

لنڈن ۶ اپریل - یوگوسلاویہ گورنمنٹ نے بلگریڈ کو کھلا شہر قرار دیا تھا - مگر اس کے باوجود جرمنی نے پہلے ہی روز اس پر دو بار شدید بمباری کی - ریڈیو سٹیشن اور ریلوے سٹیشن تباہ کر دیا - اور بھی اہم عمارات کو نقصان پہنچا - یوگوسلاویہ کا تعلق سوائے یونان کے سب دنیا سے قطع ہو چکا ہے۔

لنڈن ۶ اپریل - ہٹلر نے جرمن فوجوں کے نام اعلان جاری کیا ہے کہ ہم اس وقت تک ہتھیار نہیں رکھیں گے جب تک ایک ایک انگریز کو یورپ سے نہ نکال دیں۔

لنڈن ۶ اپریل - جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ بحیرہ ایجین اور مشرقی بحیرہ روم کو جنگی رقبہ قرار دے دیا گیا ہے - اور اب یہ علاقہ جہاز رانی کے لئے خطرناک ہے - اس لئے یہاں ہر جہاز کو اپنی ذمہ داری پر سفر کرنا ہوگا

قاہرہ ۶ اپریل - معلوم ہوا ہے کہ برطانی فوجیں عدیس آبابا میں داخل ہو چکی ہیں۔

لاہور ۶ اپریل - سر سکندر حیات خان کے فرزند لفٹیننٹ شوکت حیات خان کو اطالویوں کی قید سے رہا کرا لیا گیا ہے - آپ کی صحت خراب ہے۔

ایتھنز ۷ اپریل - جرمن ہوائی جہازوں نے دور دور تک یونان کے شہروں اور دیہات پر بم برسائے تین جرمن طیارے گرا لئے گئے - یونانی افواج ڈٹ کر مقابلہ کر رہی ہیں - ایک یونانی افسر نے کہا ہے کہ بعض لوگ خیال کرتے تھے - کہ یونانی فوجیں دو گھنٹے بھی جرمن فوجوں کے سامنے نہ ٹھیر سکیں گی - مگر اب بارہ گھنٹے ہو چکے ہیں - اور ہمارے سب مورچے بالکل محفوظ ہیں - حالانکہ دشمن کی فوج دس گنا ہے۔

لنڈن ۷ اپریل - یوگوسلاویہ سے کوئی خبریں موصول نہیں ہو رہیں - اس لئے معلوم نہیں لڑائی کا کیا رنگ ہے - ایک اطالوی نیوز ایجنسی کا بیان ہے - کہ یوگوسلاوی طیاروں نے صوفیہ پر بم باری کی ہے - رومانوی گورنمنٹ نے اس پر زبردست پروٹسٹ کیا ہے

لنڈن ۷ اپریل برطانی طیاروں نے شمالی فرانس کے کنارے کے پاس ایک جرمن جہاز کو تارپیڈو کا نشانہ بنا دیا - جرمن طیاروں نے لنڈن پر کوئی حملہ نہیں کیا - گو برطانیہ کے بعض دوسرے علاقوں پر حملے کئے جس سے جانی و مالی نقصان بہت کم ہوا۔

لنڈن ۷ اپریل - برطانی فوجیں افریقہ میں اب مساوا سے صرف آٹھ میل کے فاصلہ پر رہ گئی ہیں جنگی جہاز بندرگاہ کی نگرانی کر رہے ہیں - تا دشمن کے جہاز نکل کر نہ جا سکیں۔

لنڈن ۷ اپریل - یونان پر جرمن حملہ دو طرف سے یعنی تھریس اور مقدونیہ کی طرف سے کیا گیا ہے اور یوگوسلاویہ پر رومانیہ - بلغاریہ ہنگری - جرمنی اور اٹلی کی طرف سے خیال ہے - کہ اسے دو حصوں میں تقسیم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ترکی کو یونان سے کاٹ دینے کی کوشش بھی کی جا رہی ہے - کہا جاتا ہے کہ اس وقت تک جرمنی کے اکیس ڈویژن حرکت میں آ چکے ہیں۔

لنڈن ۷ اپریل - جرمن طیاروں کی وحشیانہ بم باری سے بلغراد میں قتل عام کا نظارہ دکھائی دے رہا ہے - برلن ریڈیو کا بیان ہے - کہ یوگوسلاویہ کے ۴۲ طیارے فضا میں اور ۳۵ خشکی پر تباہ کئے جا چکے ہیں

ایتھنز ۷ اپریل برطانی ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ کل چند شکاری ہوائی جہازوں نے پانچ جرمن ہوائی جہاز نیچے گرا لئے - اور کسی ایک کو نقصان پہنچایا - البانیہ میں بھی دشمن کے فوجی ٹھکانوں پر حملے کئے گئے ہمارے سب جہاز سلامتی سے واپس آ گئے۔

لنڈن ۷ اپریل - کہا جاتا ہے کہ یوگوسلاویہ کے طیاروں نے ہنگری رومانیہ اور بلغاریہ کے فوجی ٹھکانوں پر حملے کئے ہیں - ان تینوں ملکوں نے پروٹسٹ کیا اور کہا کہ ہمارا اس لڑائی سے کوئی تعلق نہیں - اٹلی کے سوا اور کسی ذریعہ سے ان خبروں کی تصدیق نہیں ہوئی۔

لنڈن ۷ اپریل - جرمن ہائی کمانڈ نے اعتراف کیا ہے - کہ یونان میں نئے مورچوں پر گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے - بلغراد پر چار بار ہوائی حملے کئے گئے۔

لنڈن ۷ اپریل - روس اور یوگوسلاویہ میں ایک غیر جارحانہ معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں - اب وہ ایک دوسرے کے خلاف کوئی اقدام نہیں کریں گے - سیاسی مبصرین اس کے معنے یہ کرتے ہیں - کہ سٹالن ہٹلر کا ساتھ چھوڑ رہا ہے

لنڈن ۷ اپریل - ہٹلر یوگوسلاویہ میں جنگ شروع کرنا نہیں چاہتا تھا - اور اس نے مجبور ہو کر دیا گیا ہے - اور اس لحاظ سے یہ جنگ برطانیہ کی سیاسی جیت ہے۔

لنڈن ۷ اپریل - یونان اور یوگوسلاویہ کی جنگ میں حصہ لینے والی ہندوستانی اور برطانی فوجوں کی کمان بھی جنرل سر ویول کے ہاتھ میں رہے گی۔

لنڈن ۷ اپریل اطالوی حکومت نے اب اس خبر کی تصدیق کر دی ہے کہ عدیس آبابا پر برطانی فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے۔

واشنگٹن ۷ اپریل پریذیڈنٹ روزویلٹ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ بحیرہ احمر کے اطالوی اور جرمن اثر سے پاک ہو جانے کے بعد میں امریکن جہازوں کو اس سمندر میں جانے کی اجازت دے دوں گا اور وہ جس جگہ ضرورت ہوگی سامان جنگ پہنچا سکیں گے۔

برلن ۷ اپریل جرمن ریڈیو نے کہا ہے کہ بلقان کی جنگ کو معمولی نہ سمجھا جائے - اور یہاں جلد کامیابی کی توقع نہ رکھی جائے - یہ ایسا علاقہ ہے - کہ جہاں نہ زیادہ سڑکیں ہیں نہ ریلیں - اس لئے فوجوں کا بڑھنا مشکل ہے اور پہاڑوں کو بارود سے اڑا کر رستہ صاف کرنا پڑتا ہے - دشمن کے لئے مدافعت کی کئی قدرتی سہولتیں موجود ہیں۔

دہلی ۷ اپریل سر سپرو آج صبح یہاں پہنچے - اور بعد دوپہر دو گھنٹے وائسرائے سے ملاقات کی - موضوع بمبئی کی کانفرنس کی قرارداد اور بعض دیگر امور تھے - کل آپ بمبئی کانفرنس کی سٹینڈنگ کمیٹی کے ممبروں سے ملیں گے - آپ وائسرائے کے مہمان ہیں۔

لنڈن ۸ اپریل جاپان کے وزیر خارجہ مسٹر ماٹسوکا آج صبح برلن سے ماسکو

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی